Пролетарии всех стран, соединяйтесь

БУРЯТ-МОНГОЛУН УНЭН.

Орган ЦИК'а Бурреспублики и Буробкома ВКП (б.).

Выходит два раза в неделю.

№ 10.

Среда, 10 февраля 1926 г. г. Верхнеудинск

Адрес Редакции: г. В-Удинск, Об'единенное газетное издательство.

Пролетарии всех стран, соединяйтесь!

Бурят-монголун Автономитэй Республикэ дахи Хэрэгэй Ардай Депутатнуудай Хурэ

Бурят-монголун Автономитэй Республикэ дахи Хэрэгэй Ардай Депутатнуудай Хурэ

###

ٹھنڈی سڑک کے سلیم کا سلیم

ٹھنڈی سڑک کے سلیم کا سلیم ۱۹۷۱ء کو ضلع جھنگ کے قصبہ ریوڑھی میں پیدا ہوا۔ اس نے میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول ریوڑھی سے اور بی اے گورنمنٹ کالج برائے طلبہ جھنگ سے کیا۔ ۲۰۰۱ء میں وہ روزگار کی تلاش میں لاہور آیا اور ٹھنڈی سڑک کے ایک کرائے کے کمرے میں رہنے لگا۔ ۲۰۰۴ء سے وہ ایک ہی دفتر میں اکاؤنٹس کلرک کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اس کی تنخواہ ۷۶۵۰ روپے ہے۔ وہ اپنی بیوی اور دو بچوں کے ساتھ ٹھنڈی سڑک کے ایک کمرے میں رہتا ہے۔ بچے قریبی سرکاری اسکول میں پڑھتے ہیں۔ سلیم کا سفر روزانہ بس پر ۴۰ منٹ کا ہے۔

سلیم کا ماننا ہے کہ شہر میں رہنے والا ہر شخص ایک کہانی ہے جو کسی کو سنائی نہیں گئی۔ وہ اپنی ڈائری میں روزانہ ایک صفحہ لکھتا ہے۔ اس ڈائری میں اب تک ۱۱ ہزار صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اس ڈائری کو پڑھے تو اسے پورا محلہ پڑھ لے گا۔ اس نے کبھی کوئی کتاب شائع نہیں کروائی۔ اس کا خواب ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اپنی ڈائری کو ایک ناول کی شکل دے سکے۔ اس کا ریٹائرمنٹ ۲۰۳۲ء میں ہونا ہے۔

سلیم کا روٹین سادہ ہے۔ صبح ۶ بجے اٹھنا، نماز، چائے، پھر دفتر۔ شام کو واپسی پر وہ سبزی لیتا ہے اور گھر پر کھانا پکاتا ہے۔ اتوار کو وہ ریلوے کالونی کے پارک میں بیٹھتا ہے اور لوگوں کو دیکھتا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ ہر چہرے کے پیچھے ایک کہانی چھپی ہوتی ہے۔ اس کا پسندیدہ مشغلہ اجنبیوں کے چہروں سے ان کی زندگی کا اندازہ لگانا ہے۔ وہ اس کو ’’بے ضرر جاسوسی‘‘ کہتا ہے۔ اس کا دوست رفیق اسے پاگل کہتا ہے۔

سلیم کا ایک ہی بیٹا ہے جو ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ بیٹا کرکٹ کھیلتا ہے اور باپ چاہتا ہے کہ وہ ڈاکٹر بنے۔ سلیم کا ماننا ہے کہ بچے کو اس کی مرضی سے کھیلنا چاہیے۔ یہ بات اس کی بیوی سے اس کی لڑائی کی وجہ بنی۔ بیوی کا کہنا ہے کہ کھیل سے روٹی نہیں ملتی۔ سلیم نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ وہ اگلے دن خاموش رہا۔ یہ خاموشی اس کے گھر کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

سلیم کا ایک پڑوسی ہے جو ریٹائرڈ ٹیچر ہے۔ وہ روز شام کو اس کے دروازے پر آتا ہے اور دونوں چائے پیتے ہیں۔ یہ ملاقات پچھلے ۹ سال سے جاری ہے۔ سلیم کہتا ہے کہ یہ ملاقات اس کی زندگی کا سب سے اچھا وقت ہے۔ ٹیچر کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بھی ڈائری لکھتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی ڈائری پڑھتے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں۔ یہ بحث کبھی کبھی گھنٹوں چلتی ہے۔

سلیم کا خواب ہے کہ اس کی ڈائری کسی دن چھپے اور لوگ اسے پڑھیں۔ وہ جانتا ہے کہ یہ خواب شاید پورا نہ ہو۔ وہ جانتا ہے کہ وہ ایک معمولی کلرک ہے اور معمولی کلرک کی کہانی کون پڑھتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ ہر کتاب کسی معمولی کلرک کی کہانی ہو سکتی ہے۔ یہ جملہ اس نے ڈائری میں لکھا ہے۔ یہ جملہ اب اس کا سب سے بڑا سچ ہے۔

« ۱ — محمد کا حسن و عشق »

محمد نام نے ہر دل میں ایک عجیب سا ارتعاش پیدا کر دیا تھا۔ مکہ کے گلی کوچوں میں، بازاروں میں اور چوپالوں میں ہر زبان پر یہی ذکر تھا کہ عبداللہ کے گھر میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جس کی پیشانی سے نور پھوٹتا ہے اور جس کی آنکھوں میں صحرا کی وسعت سمٹ آئی ہے۔

آمنہ بنت وہب کا یہ فرزند اپنی ماں کی تنہا اولاد تھا۔ باپ کا سایہ بچپن ہی میں اٹھ چکا تھا اور ماں نے اپنی ساری محبت، ساری امید اور ساری دعائیں اس ننھے وجود پر نچھاور کر دی تھیں۔ ابواء کے مقام پر جب وہ اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تو واپسی پر راستے میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لیے ثبت ہو گیا۔

بچپن کے یہ ابتدائی دن اور ان کی یہ سادہ سی کیفیت آگے چل کر اس عظیم الشان داستان کا پیش خیمہ بننے والی تھی جو چودہ صدیوں سے کروڑوں دلوں کو روشن کر رہی ہے۔

« ۲ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۳ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۴ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۵ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۶ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۷ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۸ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۹ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۱۰ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۱۱ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۱۲ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۱۳ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۱۴ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۱۵ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۱۶ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۱۷ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۱۸ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۱۹ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۲۰ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۲۱ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۲۲ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۲۳ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۲۴ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ عورت بار بار کہتی تھی کہ یہ بچہ اس امت کا سردار ہوگا جو قیامت تک آنے والی ہے۔

یہ واقعہ کسی مؤرخ نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، مگر مکہ کے بوڑھے لوگ اسے نسل در نسل سناتے رہے۔ آمنہ کے ساتھ ان کی ایک بوڑھی خادمہ برکہ بھی تھی جو بعد میں اسی بچے کی خادمہ بنی اور عمر بھر اس کے ساتھ رہی۔ برکہ کا بیان ہے کہ اس واقعے کے بعد آمنہ کا چہرہ ایسا چمکنے لگا تھا جیسے کسی نے اس پر چراغ رکھ دیا ہو۔

« ۲۵ — مکہ کے بوڑھوں کی یاد میں محفوظ »

مکہ کے بوڑھوں کی یادداشت میں یہ واقعہ برسوں تک زندہ رہا۔ جب محمد ﷺ نبوت کا اعلان کر چکے تھے اور مکہ میں مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا، تب بھی کئی بوڑھے لوگ اپنے پوتوں کو بیٹھ کر یہ قصہ سناتے تھے کہ ابواء کے راستے میں ایک بچہ کو دیکھ کر ایک بوڑھی عورت نے کیا کہا تھا۔ یہ قصے بعد میں کتابوں میں لکھے گئے اور آج ہم تک پہنچے ہیں۔

« ۲۶ — ابواء کا سفر اور ایک ناقابلِ فراموش واقعہ »

ابواء مکہ سے مدینہ کے راستے پر ایک چھوٹا سا مقام ہے جو آج کے نقشے پر شاید ہی کسی کو یاد ہو، مگر اس دور میں وہاں کھجور کے درختوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ تھا اور ایک خشک نالہ بہتا تھا جس کے کنارے اونٹ اور قافلے ٹھہرتے تھے۔ آمنہ بنت وہب اپنے لختِ جگر کو لے کر اپنے میکے گئی تھی۔ واپسی پر قافلہ ابواء کے قریب پڑاؤ کر رہا تھا کہ اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو ایک ماں کے دل پر ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

بچہ ننھا تھا، ماں کی گود میں سو رہا تھا۔ آمنہ اونٹ کی محمل میں بیٹھی تھیں اور باہر کی دنیا سے بے خبر تھیں کہ اچانک ایک سایہ سا ان کے سامنے آیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی، کمر جھکی ہوئی، آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی اور ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برتن۔ اس عورت نے آمنہ سے کچھ کہا اور بچے کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آمنہ نے بعد میں اپنی سہ

Ежедневный Вестник

Орган Ставропольского Губернского Исполнительного Комитета Советов Рабочих, Крестьянских и Красноармейских Депутатов

Ставрополь, Почтовая ул., д. 14, тел. 2-17

Подписная цена: 1 мес. — 18 р. 75 к. · 3 мес. — 56 р. 25 к. · 6 мес. — 112 р. 50 к. · 12 мес. — 225 р.

Объявления: за строку 1 р. 50 к. · Мелкие объявления — 1 р. за слово

Выходит ежедневно, кроме дней после праздников

Ставрополь — Москва — Ростов — Тифлис — Баку — Грозный — Пятигорск — Армавир — Минеральные Воды — Кисловодск — Ессентуки — Невинномысск — Прикумск — Ставропольская — Ипатово — Буденнновск — Кизляр — Дербент — Сухум — Сочи — Новороссийск — Тамань — Керчь — Ейск — Таганрог — Ростов-на-Дону — Новочеркасск — Краснодар — Тихорецкая — Сальск — Ставропольская — Ипатово — Буденнновск — Кизляр — Дербент — Сухум — Сочи — Новороссийск — Тамань — Керчь — Ейск — Таганрог — Ростов-на-Дону — Новочеркасск — Краснодар — Тихорецкая — Сальск

Ставрополь — Москва — Ростов — Тифлис — Баку — Грозный — Пятигорск — Армавир — Минеральные Воды — Кисловодск — Ессентуки — Невинномысск — Прикумск — Ставропольская — Ипатово — Буденнновск — Кизляр — Дербент — Сухум — Сочи — Новороссийск — Тамань — Керчь — Ейск — Таганрог — Ростов-на-Дону — Новочеркасск — Краснодар — Тихорецкая — Сальск

Ставрополь — Москва — Ростов — Тифлис — Баку — Грозный — Пятигорск — Армавир — Минеральные Воды — Кисловодск — Ессентуки — Невинномысск — Прикумск — Ставропольская — Ипатово — Буденнновск — Кизляр — Дербент — Сухум — Сочи — Новороссийск — Тамань — Керчь — Ейск — Таганрог — Ростов-на-Дону — Новочеркасск — Краснодар — Тихорецкая — Сальск